غزلیں

ہارون شامیؔ

○

بات نکلی ہے تو یہ بات مجھے کہنے دو
زندگی لے لو مگر حرفِ دُعا رہنے دو

آگ لگ جائے گی روکو گے اگر اشکِ رواں
بے گناہوں کے یہ آنسو ہیں اِنھیں بہنے دو

آستینوں پہ لگے خون کے چھینٹے دھولو
میرے سینے میں جو خنجر ہے اسے رہنے دو

دولتیں سارے زمانے کی مبارک ہوں تمھیں
میرے حصّے میں خلوصِ دل و جاں رہنے دو

ہم زمانے کی زبوں حالی پہ لکھیں گے غزل
لوگ کہتے ہیں قصیدہ تو انھیں کہنے دو

فاصلے اتنے نہ بڑھ جائیں کہ طے ہو نہ سکیں
راہ دشوار سہی، عزمِ سفر رہنے دو

کیا پتہ کوئی مجھے ڈھونڈنے آئے شامیؔ
اِس خرابے میں مرا نام و نشاں رہنے دو

3/137، وویک کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ، موبائل: 9415109335

شان حیدر بیباک امروہوی

○

حسد کسی سے نہ رنج و ملال رکھتے ہیں
ہم اپنی ذات عدیم المثال رکھتے ہیں

کسی کے عیب پہ ٹکتی نہیں ہماری نگاہ
نظر میں حُسن تو دل میں جمال رکھتے ہیں

اِسے اُبھرنے کا موقع کبھی نہیں دیتے
وگرنہ ورثے میں ہم بھی جلال رکھتے ہیں

یہ اور بات کہ انجانی لغزشیں ہوجائیں
مگر شعورِ حرام و حلال رکھتے ہیں

اُچھل کے چلتے نہیں اور رینگتے بھی نہیں
ہمیشہ چال میں ہم اعتدال رکھتے ہیں

صِلہ وفاؤں کا کیوں بے وفائی ہوتا ہے
تمہارے سامنے ہم یہ سوال رکھتے ہیں

ہمارے چہرے کو کوئی بھی پڑھ نہیں سکتا
ہم اپنے آپ میں یہ بھی کمال رکھتے ہیں

جنھوں نے چھینی متاعِ حیات اے بیباکؔ
ہم اُن سے بھی تو تعلق بحال رکھتے ہیں

نشاط کدہ، گذری، امروہہ، موبائل: 9412137574